

ایفائے عہد اور اسلامی تعلیمات

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ . وَ اَوْفُوا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا (بنی اسرائیل - ۳۳)
 (ترجمہ) اور پورا کرو عہد کو بیشک عہد کے بارے میں قیامت کے دن باز پرس ہوگی۔
 وعن عبد الله ابن ابي الحسماء قال بايعت النبی ﷺ قبل ان يبعث و بقيت له بقية
 فوعدته ان آتیه بها فی مكانه فنبسيت فذكرت بعد ثلاث فاذا هو فی مكانه فقال لقد
 شققت علی انا ههنا منذ ثلث انتظورك (رواه ابو داود)
 (ترجمہ) حضرت عبد اللہ بن الحسماء جزماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے نبی کی حیثیت سے مبعوث
 ہونے سے پہلے ایک مرتبہ میں نے آپ سے کسی چیز کو خریدا۔ اور اسکے کچھ حصہ کی ادائیگی مجھ پر باقی رہ گئی
 اور میں نے وعدہ کیا کہ میں باقی قیمت لے کر اسی جگہ جہاں آپ تشریف فرماتے۔ آپ کی خدمت میں
 حاضر خدمت ہوں گا۔ لیکن میں اس وعدہ کو بھول گیا۔ اور مجھے تین دن بعد یہ بات یاد آئی کہ میں نے
 آپ ﷺ سے کوئی وعدہ کیا تھا۔ میں وہ بقیہ رقم لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ کیا دیکھتا ہوں کہ
 آپ اسی جگہ بیٹھے ہوئے ہیں اور مجھے دیکھ کر فرمایا کہ تم نے مجھے بڑی زحمت میں مبتلا کیا میں تین دن سے
 یہاں بیٹھ کر تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔

ایفائے عہد انبیاء کا وظیرہ:

محترم حاضرین! میں نے آج ایک آیت کریمہ کا ٹکڑا اور حدیث شریف کا ذکر کیا۔ اسیں اللہ کے حکم اور
 آنحضرت ﷺ کا عمل یہ تعلیم دے رہا ہے کہ ایفائے عہد یا وعدہ پورا کرنا ایک ایسا حکم ہے جو اسلام سے قبل ادیان میں بھی
 موجود تھا۔ تمام انبیاء کرام و رسل عظام وعدہ کی محافظہ فرمایا کرتے تھے۔ حضرت سیدنا ابراہیمؑ کے بارہ میں قرآن مجید
 میں ذکر ہے کہ ”وابرہیم الذی وفی“ اور وہ ابراہیمؑ جس نے وعدہ پورا کر دیا شومی قسمت کہ آج مسلمان اس حکم
 میں غفلت اور لاپرواہی کا مظاہرہ کر کے اس جرم کو جرم ہی نہیں سمجھتے۔ ایفاء عہد کا اندازہ آپ حضرات مذکورہ حدیث سے

بخوبی لگا سکتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے تین دن کا انتظار محض اسلئے فرمایا۔ کہ جس شخص سے وعدہ کیا ہے اگر یہ صاحب اس مقام پر آجائیں اور میں حاضر نہ ہوں اسے تکلیف ہوگی۔ وعدہ پورا کرنے کی سید المرسلین ﷺ نے عملی تعلیم دے کر امت کو ایک بہترین نمونہ پیش فرمایا یہی وجہ ہے کہ فقہائے عظام کا ایک گروہ جس میں عربین، عبراہیم، یحییٰ شامل ہیں وعدہ پورا کرنے کو واجب قرار دیتے ہیں۔

ایفائے عہد اور صحابہؓ:

اگرچہ بعض علماء کرام اسے مستحب کا قول فرماتے ہیں ہم اگر اسلامی تاریخی کتب کا مطالعہ کریں تو بے شمار ایسے واقعات سے آگاہی ہوگی جس میں صحابہ کرامؓ نے وعدے کا کس شاعرانہ انداز میں لحاظ فرمایا ہے۔ ایک روایت ہے۔

عن سلیم بن عامر قال کان بین معاویہ و اهل الروم عہد و کان یسیر قبل ہلا دھم حتی اذا انقض العہد اغار علیہم فجاء رجل علی فرس ہو یقول اللہ اکبر اللہ اکبر ولاء لا غدر فنظر و اذا هو عمرو بن عبسہ فسألو معاویہ عن ذالک فقال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول من کان بینہ و بین قوم عہد فلا یحلن عہدا ولا یشد نہ حتی یمضی امده او ینبذ الیہم علی سواء قال فرجع معاویہ بالناس (رواہ العرمذی)

ترجمہ: حضرت سلیم بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہؓ اور رومیوں کے درمیان ایک خاص مدت تک جنگ بندی کا معاہدہ تھا اور حضرت معاویہؓ ان کے شہروں کے طرف چل رہے تھے تاکہ عہد ختم ہوتے ہی ان پر حملہ کر دیا جائے اتنے میں ایک گھوڑے پر ایک سوار آیا جو اللہ اکبر پکار رہا تھا (یہ بھی کہہ رہا تھا) ایفاء عہد کرنا تھا نہ کہ عہد کا توڑنا۔ لوگوں نے دیکھا کہ وہ عمرو بن عبسہ ہیں۔ حضرت معاویہؓ نے ان سے فرمایا (کہ کیسی وعدہ خلافی ہے) حضرت ابن عبسہؓ نے کہا کہ میں آنحضرت ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ جس کا کسی قوم سے معاہدہ ہوا ہو تو اس معاہدہ کو نہ توڑے اور مدت پورا ہونے سے پہلے نہ اسکی مزید مضبوطی کی کوشش کرے نیز مدت ختم ہونے سے پہلے ان علاقوں کی طرف سفر بھی نہ کرے۔ یا عہد کو برابر (یعنی دوسرے فریق کو اطلاع دے کر) ختم کر دیا جائے پس حضرت معاویہؓ ساتھیوں سمیت واپس روانہ ہوئے۔ حضرت معاویہؓ کا مقصد یہ تھا کہ چونکہ حملہ کرنے تک عہد پورا ہو جائے گا دشمنوں کو سنبھالنے کا موقع نہ ملے پر ہم ان کو ختم کر دیں گے لیکن جب ان کو وعدہ کے تکمیل کے بارہ میں آنحضرت ﷺ کے ارشاد کو یاد دلایا گیا وہ فوراً واپس ہوئے۔

ہرمزان کی عہد شکنی اور حضرت عمرؓ کا عمل:

محترم حاضرین:- تاریخ کے کتب میں حضرت عمرؓ کا واقعہ موجود ہے جس سے معلوم ہوگا۔ کہ اس وقت مسلمان اپنی زبان کے کس قدر پابند تھے۔ وعدہ توڑنے اور مکر کرنے کیلئے نہیں کرتے تھے بلکہ اپنی زبان سے جو لفظ نکالتے اسے پتھر کی کبیر سمجھتے۔ ہرمزان امیر انہوں کے لشکر کے امیر اور سردار تھے ایک دفعہ شکست خوردہ ہو کر جزیرہ دینا قبول کیا مگر کچھ عرصہ بعد بغاوت کر کے دوبارہ مسلمانوں کے مقابلہ پر اتر آیا لیکن شکست کھا کر گرفتار ہوا۔ اس حالت میں کہ تاج مرصع سر پر دیا کی قبازیب تن، کمر سے تلوار آویزاں قیمتی جواہر سے آراستہ، عدالت فاروقی میں حاضر ہوا۔ آپ مسجد نبویؐ میں تشریف فرما تھے۔ فرمایا تم نے بار بار بد عہدی کی لہذا اس کا بدلہ تمھ سے لیا جائے تو تیرا کیا عذر ہوگا؟ ہرمزان نے کہا مجھے خوف ہے کہ میرا عذر سننے سے پہلے ہی مجھے قتل کر دیا جائے گا۔ آپؓ نے فرمایا ہرگز نہیں ایسا نہ ہوگا۔ تم کوئی خوف نہ کرو۔ ہرمزان نے کہا مجھے پانی پلا دو۔ حضرت عمرؓ نے پانی لانے کا حکم دیا۔ ہرمزان نے پانی کا گلاس ہاتھ میں پکڑ کر کہا کہ مجھے ڈر ہے کہ پانی پیتے وقت میں قتل کر دیا جاؤں گا فرمایا جب تک تم پانی پی نہ لو اور اپنا عذر بیان نہ کرو دوسوت تک آپ کوئی خطرہ محسوس نہ کریں ہرمزان نے پانی کا گلاس زمین پر رکھ کر کہا۔ آپؓ نے مجھے امان دی ہے آپ مجھے قتل نہیں کر سکتے۔ لہذا میں پانی نہیں پیتا۔ حضرت عمرؓ کو اس چالاکی اور دھوکہ دہی پر غصہ آیا۔ لیکن درمیان میں حضرت انسؓ بول اٹھے اور فرمایا۔ امیر المومنین یہ سچ کہتا ہے کیونکہ آپؓ نے فرمایا ہے کہ جب تک اپنا عذر پورا نہ کہہ لو کسی قسم کا خوف نہ کرو اور جب تک پانی نہ پی لو۔ کسی قسم کے خطرہ کا سامنا نہ کرو گے حضرت انسؓ کے کلام کی بعض دیگر صحابہ کرام نے بھی تائید کی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ ہرمزان۔ تم نے مجھے دھوکہ دیا ہے لیکن میں تجھے دھوکہ نہیں دوں گا۔ اسلام نے ہمیں عہد شکنی کی تعلیم نہیں دی۔ ایفاء عہد کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ہرمزان مسلمان ہوا۔ امیر المومنین حضرت عمرؓ نے اسکی دو ہزار درہم سالانہ تنخواہ مقرر کر دی۔

دوستو! صحابہ کرامؓ اسلام اور حضور ﷺ کی تعلیمات کا عملی نمونہ بن کر غیر مسلم ان کے عمل و کردار کو دیکھ کر ایمان سے مشرف ہو جاتے نہ تلوار کی ضرورت پڑتی اور نہ خون ریزی کی۔

ایفائے عہد کا دوسرا واقعہ:

محترم سامعین! اس قسم کا ایک اور عبرت انگیز اور بے مثالی واقعہ ذکر کر رہا ہوں۔ جو اس دور کے مسلمانوں کے عہد شکنی اور وعدہ خلافی پر نظر ثانی کرنے کیلئے بہترین نسخہ ہے۔ اس سے تکمیل وعدہ کی اہمیت مزید اجاگر ہو جاتی ہے۔ عہد فاروقی کا واقعہ ہے ایک دن دربار فاروقی میں انصاف و عدل کا سلسلہ جاری تھا۔ اکابر صحابہ کرام موجود تھے مختلف انواع کے معاملات پیش ہو رہے تھے کہ اچانک ایک خوبصورت نوجوان کو دو آدمی پکڑے ہوئے حاضر ہوئے اور فریاد کی

”امیر المومنین“ اس ظالم سے ہمارا حق ہمیں دلوا دیجئے۔ کیونکہ اس نے ہمارے بوڑھے باپ کو قتل کر ڈالا ہے۔ فاروق اعظم نے نوجوان کو مخاطب ہو کر فرمایا۔ ان دونوں نوجوانوں کا دھڑی سن چکے وہ اب تیرا کیا جواب ہے۔ اس نوجوان نے حضرت امیر المومنین کے سامنے پورا واقعہ سنایا کہا ہاں مجھ سے یہ جرم سرزد ہوا ہے۔ اور میں نے طیش میں آ کر پتھر کا اسکے سر پر دے مارا جسکی تاب نہ لا کر بوڑھا ضعیف مر گیا۔ امیر المومنین نے فرمایا جب تمہیں اسکے قتل کرنے کا اقرار ہے تو اب قصاص کا عمل لازمی ہو گیا ہے۔ جس سے تمہاری جان چلی جائے گی نوجوان نے سر جھکا کر کہا مجھے شریعت کا فیصلہ اور امیر المومنین کا حکم منظور ہے لیکن ایک درخواست ہے فرمایا وہ کیا ہے میرا ایک چھوٹا نا بالغ بھائی ہے والد نے مرے وقت کچھ سونا سپرد کر کے کہا تھا کہ جب یہ بالغ ہو جائے تو اس کے حوالہ کرو میں نے اس سونے کو ایک جگہ دفن کر دیا ہے جس کا میرے علاوہ اور کسی کو علم نہیں اگر وہ سونا میرے چھوٹے بھائی کو نہ ملا تو کل روز قیامت میں پکڑا جاؤں گا لہذا درخواست ہے کہ مجھے تین دن کیلئے ضمانت پر چھوڑ دیا جائے تاکہ وہ امانت دے کر آؤں۔ امیر المومنین نے سر جھکا کر کچھ دیر غور فرمایا پھر سر اٹھا کر فرمایا۔ اچھا کون تیرا ضامن ہوگا؟ کہ تو تین دن کے بعد تکمیل قصاص کیلئے حاضر ہو گے جو ان بھرے مجمع پر نظر دوڑا کر ابوذر غفاریؓ کی طرف اشارہ کر کے کہا ”یہ میری ضمانت دینگے فاروق اعظم نے فرمایا تم اس نوجوان کی ضمانت کرتے ہو؟ ابوذرؓ نے فرمایا ہاں۔ میں ضمانت کرتا ہوں کہ یہ نوجوان تین دن کے بعد عدالت میں حاضر ہوگا۔ اس پر حضرت عمرؓ اور دونوں مدعیان راضی ہو گئے نوجوان پاپہ رکاب ہو کر دربار فاروقی سے روانہ ہوا۔ دراز گزرتے رہے۔ اب تیسرا دن تھا۔ امیر المومنین کا دربار حسب معمول قائم ہو کر تمام اجلہ صحابہ کرام تشریف فرما ہوئے وہ دونوں مدعی اور حضرت ابوذرؓ تشریف لائے۔ مجرم کا انتظار ہو رہا ہے وقت قریب ہوتا جا رہا ہے۔ اور مجرم کو دور دور کوئی پتہ نہیں۔ صحابہ کرامؓ میں ابوذرؓ کے بارہ میں تشویش پیدا ہو گئی۔ مدعیان نے کہا ”اے ابوذرؓ“ ہمارا مجرم کہاں ہے۔ ابوذرؓ نے ثابت قدمی اور استقامت کا مظاہرہ کرتے ہوئے جوابا کہا۔ اگر مقررہ وقت مجرم حاضر نہ ہوا تو ابوذرؓ کو حاض ہے۔ میں اپنی ضمانت پوری کروں گا۔ امیر المومنین بھی جوش میں آئے اور فرمایا اگر مجرم حاضر نہ ہو سکا۔ تو ابوذرؓ کے ساتھ وہی کارروائی ہوگی جو شریعت اسلامی کا تقاضا ہے۔ صحابہ کرامؓ ابدیدہ ہوئے۔ ابوذرؓ کے بارہ میں تشویش بڑھنے لگی۔ لوگوں نے مدعیان سے کہنا شروع کر دیا کہ تم خون بھاقول کر لو لیکن وہ قصاص لینے پر پابند تھے۔ صحابہ کرامؓ اس پریشاں میں تھے کہ اچانک وہ مجرم نمودار ہوا۔ اس کیفیت میں کہ پسینے سے شرابور تھا۔ سانس پھولی ہوئی تھی حاضر ہو کر عمر فاروق کے سامنے خندہ پیشانی سے سلام کر کے کہا ”امیر المومنین“ میں نے یتیم بھائی کو اپنے ماموں کے سپرد کر کے اسکی امانت جاند ادبھی دیدی، اب آپ اللہ رسول کا حکم بجالائیں۔

حضرت ابوذرؓ نے فرمایا: امیر المومنین اللہ کی قسم میں جانتا بھی نہ تھا کہ یہ نوجوان کون اور کہاں کے رہے۔

والے ہیں؟ اور نہ کبھی اسکی صورت دیکھی تھی۔ مگر سب کو چھوڑ کر اسنے مجھے اپنا ضامن بنایا تو مجھے انکار خلاف مروت معلوم ہوا۔ اور اس کے چہرے نے مجھے یقین دلایا کہ یہ شخص عہد میں سچا ہوگا۔ اس کے واپسی سے لوگوں میں غیر معمولی جوش پیدا ہو گیا تھا کہ اچانک دونوں مدعی نوجوانوں نے خوشی میں آکر عرض کیا ”امیر المومنین ہم نے اپنے باپ کا خون معاف کر دیا ہے سب حاضرین نے نعرہ مسرت بلند کیا اور عمر فاروقؓ کا چہرہ مسرت و شادمانی سے چمکنے لگا اور فرمایا میں تمہارے باپ کو خون بہا بیت المال سے ادا کروں گا۔ انہوں نے عرض کیا امیر المومنین ہم اس حق کو خالص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کیلئے معاف کر چکے لہذا اب کچھ لینے کا حق نہیں اور نہ لیں گے۔

وعدہ خلافی علامت نفاق:

محترم سامعین! ایفائے عہد کا کیسا عجیب اثر ہوا کہ ان دونوں نوجوانوں نے اپنے باپ کا خون بہا معاف کر دیا۔ ہم بھی ذرا اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھیں کہ ہم وعدوں کا کتنا پاس کرتے ہیں۔ میں نے کئی بار آپ حضرات کو یہ حدیث سنائی ہے کہ وعدہ خلافی منافقت کی علامت ہے۔ حضور ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ منافق کی تین علامتیں ہیں۔ ایک ان میں وعدہ خلافی ہے اذا وعد اخلف۔ یعنی منافق آدمی جب وعدہ کرتا ہے تو اسکے خلاف کرتا ہے۔

دورِ حاضر کے عوام و خواص کا اجتماعی گناہ:

معزز سامعین! آج ہم اگر سوچیں تو مجموعی طور پر اس عظیم گناہ میں سب شریک ہیں عوام سے لیکر لیڈران تک اور لیڈر سے لیکر حکمران تک سب کے سب وعدہ خلافی کے بہت بڑے گناہ میں مبتلا ہیں۔ اگر ہم اسلام کے اس ایک اہم اور عظیم حکم پر عمل کریں۔ تو ہمارے معاشرے سے بیسیوں گناہ اور نفرتیں، بے امنی اور افراتفری، جنگ و جدل کی فضا ختم ہو جائے گی اور قرونِ اولیٰ جیسے حالات، امن و محبت و بھائی چارہ کا معاشرہ قائم ہو سکتا ہے۔ برصغیر پاک و ہند کے تقسیم کی وقت مسلمان مردوزن کا ایک ہی نعرہ تھا کہ ہمیں غیر مسلموں سے الگ خطہ دیا جائے جو استعماری اور استحالی قوتوں کے چنگل سے آزاد کلمہ اللہ اور اسلامی نظام و شریعت کی نعمت سے مالا مال ہوگا۔ یہ ہمارا اللہ سے عہد اور وعدہ تھا۔ مینٹھ سال گزرنے کے باوجود بھی یہ ملک خدا واد اسلامی نظام کی نعمت سے محروم ہے۔ جسکی سزا اللہ کی طرف مختلف شکلوں میں مل رہی ہے ہم اس نظام کیلئے تنگ دو کرنے کی بجائے مفادات کے چکروں میں مبتلا ہیں۔ اس وعدہ خلافی کے جرم میں نہ صرف ہر دور کے حکمران، سیاستدان بلکہ پورے ملک کے مسلمان بھی عند اللہ جوابدہ ہو گئیں کیونکہ ہر ایک فرد نے اسلام کے نظام کے اجراء لئے کما حقہ حق ادا نہیں کیا۔ رب کائنات ہم سب کو اللہ اور اسکے بندوں سے کئے ہوئے عہد کے ایفائے کی توفیق نصیب فرما دیں۔ آمین